محرم الحرام اور یادِ امام حسین علیہ السلام کے تقاضے

سید رمیز الحسن موسوی*
srhm2000@yahoo.com

نور معرفت کا چالیسواں شمارہ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ میں منظر عام پر آرہا ہے اور محرم الحرام انسانی تاریخ کے ایک عظیم واقعہ کی یاد منانے کا مہینہ ہے جو تا قیامت دین اسلام کے انسان ساز اصولوں کی پاسداری کرتا رہے گا۔ اگرچہ اس جانسوز واقعہ کے وقوع کے ساتھ ہی ظلم و ستم کے علمبرداروں کی جانب سے اس واقعے کو انسانی اذہان سے محو کرنے اور لوگوں کے دلوں میں اس کی حرمت واحترام کو مٹانے کی کوشش بھی شروع ہو گئی تھی۔ خواہ اس قسم کی کوشش اُموی اور عباسی خلفا کی طرف سے کی گئی ہو یا عالمی استعمار سے وابستہ سیکولر اور نام نہاد مسلمان حکمرانوں اور گروہوں کی طرف سے، مگر یہ کوشش کسی بھی اسلامی وغیر اسلامی سرزمین پر کامیاب نہیں ہو سکی۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ واقعہ کربلا کی بنیادیں انسانیت کے اصولوں پر استوار ہیں اور جہاں بھی انسانی فطرت بیدار ہے، واقعہ کربلا کی یاد بھی زندہ و پائندہ ہے۔

آج اُموی اور عباسی خلفا باقی نہیں رہے کہ جنہوں نے امام حسین علیہ السلام کے روضۂ مقدس پر ہل تک چلائے اور ظلم و ستم کے ذریعے قلوب مومنین سے عشق امام حسینؑ کی حرارت کو ختم کرنے کی سعی کی۔ لیکن اُن کے نظریاتی پیروکار آج بھی موجود ہیں جو کربلا اور عاشورا کا نام ونشان تک مٹانے کی سعی کر رہے ہیں۔ اسی طرح ایک دوسرا گروہ جو عزائے حسینؑ سے خوف زدہ ہے تو وہ عالمی سامراج اور اس سے وابستہ حکمران ہیں۔ جو اس نتیجہ تک پہنچ چکے ہیں کہ اگر دنیا کے حریت پسندوں تک عاشورائی تعلیمات اور کلچر پہنچ گیا تو پھر دنیا کے کسی حصے میں ان خونخوار حکمرانوں کی جگہ باقی نہیں رہے گی۔ اس وقت عالمی اسکتباری ایجنسیاں ایک طرف اہل سنت مسلمانوں میں سے چند ایمان فروش خطبا اور اہل قلم کو خرید کر واقعہ کربلا کی تحریف اور اس کی تاریخ کو مسخ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں تو دوسری طرف عزاداری امام حسینؑ کو

*۔ڈائریکٹر ہمت، نور الہدیٰ ٹرسٹ، بارہ کہو، اسلام آباد۔

اپنے راستے سے منحرف کرنے کے لئے نام نہاد شیعہ اور دنیا پرست ذاکرین و خطبا کو اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات میں تحریف کرنے کے لئے استعمال کر رہی ہیں۔ لیکن امام حسینؑ اور آپ کے جان نثاروں کی مخلصانہ قربانی کے اثرات روز بروز اپنا معنوی رنگ دکھا رہے ہیں اور دنیا بھر کے پاک فطرت لوگ خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلمان، اپنی اپنی سرزمینوں پر کربلا اور عاشورا کی یاد منا کر حسینیت کا پرچم بلند کر رہے ہیں۔آج محرم الحرام میں سرزمین کربلا عاشقوں کے دلوں کا مرکز بن جاتی ہے اور ہر سال اربعین حسینیؑ کی پیادہ روی کے لئے پوری دنیا سے لاکھوں محبان حسینؑ سرزمین نینوا کی جانب چل پڑتے ہیں۔ کربلا کی یہی وہ معنوی تاثیر ہے کہ جس سے عالمی استکباری قوتیں پریشان ہیں چونکہ وہ جان چکی ہیں حسینؑ ابن علیؑ اب فقط شیعوں تک محدود نہیں رہے بلکہ دنیا کا ہر مسلمان و غیر مسلمان حریت پسند ”شہید کربلا“ کو اپنا معنوی اور حقیقی رہنما سمجھتا ہے اور فرزند بتولؑ کی یہی معنوی رہنمائی پوری دنیا کی مادیت کو معنویت میں تبدیل کرنے کا باعث بن رہی ہے۔ لہٰذا وہ وقت دور نہیں جب حسینی قیام کے اثرات پوری دنیا میں پھیل جائیں گے، جس کے بعد دنیا کا ہر فرعون، ہر مستکبر اور ہر ظالم مردود ہو جائے گا اور توحید کا پرچم پورے عالم میں لہرانے لگے گا۔

اسی طرح حسینی تحریک کی اس عالمگیریت کے نتیجے میں اب ”اصیل اسلام محمدیؐ“ کے چہرے سے جاہلیت، عصبیت، لسانیت اور قومیت کی گرد صاف ہو رہی ہے، جس کے سہارے صدیوں سے اُموی و عباسی خلفا اور امریکی و برطانوی سامراج سے وابستہ نام نہاد مسلمان حکمران پورے عالم اسلام پر مسلط رہے ہیں۔ کربلا میں عاشورائے حسینی ہو یا اربعین حسینی کے اجتماعات ہوں، یہ اصیل اسلام محمدیؐ کی معرفت کا سبب بن رہے ہیں اور چودہ سو سال سے اسلام کی تحریف کرنے والوں کی حقیقت لوگوں پر کھل رہی ہے۔

مملکت خداداد پاکستان میں ۲۰۱۸ء کے انتخابات کے بعد نئی حکومت نئے عزم و نئے جذبے کے ساتھ برسر اقتدار آچکی ہے جس نے اپنے ابتدائی نعروں سے قوم میں بہت بلند توقعات پیدا کر دی ہیں۔ ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پی ٹی آئی کی حکومت اپنے نعروں کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو جائے جس کے بعد شاید پاکستان کی مظلوم اور سادہ دل قوم کے ستر سالہ زخموں کا مداوا ہو سکے۔ اس قوم پر دنیا پرست اور استعمار پسند حکمرانوں کا ایک بڑا ظلم یہ بھی تھا کہ اسے گزشتہ کئی دہائیوں سے اہل بیت اطہارؑ خصوصاً ”امام حسینؑ“ سے جدا کرنے کی سعی کی گئی اور عزاداریِ امام حسینؑ کے راستے میں مختلف بہانوں سے رکاوٹیں کھڑی کی جاتی رہیں اور عشق امام حسینؑ

سے سرشار ہزاروں مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہایا گیا۔ حالانکہ برصغیر کی تاریخ گواہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی عزاداری فقط مسلمانوں کے ایک بڑے مسلک اہل تشیع تک ہی محدود نہیں تھی، بلکہ متحدہ ہندوستان کا ہر مسلک اور مذہب ان انسان ساز مراسم میں حصہ لیتا تھا اور انسانیت کے نام پر امام حسینؑ کی یاد مناتا تھا۔ لیکن پاکستان بننے کے بعد ایک مخصوص عقیدے کے حامل لوگوں کی "حسین دشمنی" کی وجہ سے عزاداری امام مظلوم کو متنازع بنادیا گیا اور اس سلسلے میں بعض سیاستدانوں اور حکمرانوں نے بھی اپنے اقتدار کی خاطر ملک میں موجود ناصبی پریشر گروپ کی ایما پر عزاداری امام حسینؑ کو محدود کرنے کی سعی لاحاصل کی اور امام عالی مقامؑ اور نواسۂ رسولؐ کے عزاداروں کے لئے بے شمار مشکلات پیدا کیں۔ اس کے علاوہ قلم وبیان کے ذریعے بھی واقعات کربلا کی تحریف کرنے اور اصل حقائق چھانے کی تحریک کو قانونی شکل دینے کی سعی گئی جو کسی حد تک کامیاب بھی ہوئی، لیکن حقائق تاریخی ہوں یا سیاسی، اُن پر وقتی طور پر تو پردہ توڈالا جاسکتا ہے، لیکن دائمی طور پر اُن کو مٹانا ناممکن ہوتا ہے۔

آج نئے پاکستان کے نعرے اور مادی کرپشن کے خاتمے کا عزم لیکر آنے والی حکومت سے ہماری استدعا ہے کہ وہ فقط مادی کرپشن کو ہی ختم کرنے کی سعی نہ کرے بلکہ نظریاتی، معنوی اور سیاسی کرپشن کرنے والے گروہوں کا بھی محاسبہ کرے کہ جو ہر قسم کی مادی کرپشن کی بنیادیں فراہم کرتے ہیں۔ پاکستان کا المیہ فقط مادی میدانوں میں ہی کرپشن نہیں ہے، بلکہ اس وقت قوم کی معنوی، مذہبی اور نظریاتی بنیادیں بھی متزلزل ہیں اور مال دنیا کی خاطر بے شمار معنوی، روحانی اور نظریاتی لٹیرے اس ملک میں مصروف عمل ہیں۔ جو عوام الناس کے مذہبی اور معنوی جذبات سے کھیل رہے ہیں اور انسانوں کی معنوی اور روحانی فطرت سے سوء استفادہ کرتے ہوئے اُن کو اصیل اسلام محمدیؐ سے منحرف کررہے ہیں۔ آج پاکستان کی ہر گلی کوچے میں روحانی عطائی اور فرقہ واریت کے علمبردار اپنی دکانیں سجائے بیٹھے ہیں۔ حکومت فقط جسمانی صحت پر ہی توجہ مرکوز نہ رکھے بلکہ لوگوں کی معنوی اور روحانی اور نظریاتی وعقیدتی صحت میں بگاڑ پیدا کرنے والے عناصر کا بھی سدباب کرے۔

البتہ یہاں اسلام کی حقیقی اور اصیل تعلیمات اور تاریخ کو محفوظ رکھنے اور اس سے درست استفادہ کرنے کے لئے فقط حکومتوں اور سیاستدانوں ہی کی ذمہ داری نہیں بنتی بلکہ اس علمی اور تحقیقی دور میں کہ جب علم وآگہی حاصل کرنے کے تمام راستے کھلے ہوئے ہیں اور ہر آزاد انسان، انسانی علوم کے تمام حقائق تک رسائی حاصل کرسکتا ہے، بصیرت

کے حامل تمام انسانوں کا فرض بنتا ہے کہ وہ اسلام کی اصیل تعلیمات اور احکام تک رسائی حاصل کریں اور اصیل محمدی اسلام اور ظالم حکمرانوں، خلفائے جور اور عالمی سامراج سے وابستہ گروہوں کے اسلام میں فرق کریں۔

درحقیقت کربلا اور عاشورا کے واقعات اصیل اسلام محمدیؐ اور اُموی و عباسی اور آج کے سامراج پسند اسلام کے درمیان فرق کو سمجھنے کا وہ معیار ہیں جس پر ہر دور کے ظالموں کو پرکھا جاسکتا ہے۔ جو لوگ غم حسینؑ کے بہانے سے حسینیت سے وابستہ ہو جاتے ہیں، آہستہ آہستہ اسی غم کی برکت سے اُن کی چشم بصیرت وا ہونے لگتی ہے اور اُن کے ضمیر کے دریچے کھلنے لگتے ہیں۔ حسینیت سے وابستگی انسان کو ہر قسم کے انحراف سے محفوظ رکھتی ہے اور وہ نہ فقط ظلم و ستم سے باز رہتا ہے، بلکہ ظالم ستیز بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے ظالم حسینیت کے مخالف ہیں اور غم حسینؑ کی ہر محفل و مجلس کو نابود کرنے کے لئے آمادہ رہتے ہیں۔ لہٰذا حسینیت اور ظلم و ستم ایک دوسرے کی ضد ہیں جن کا ایک جگہ اکٹھا ہونا محال ہے۔

ہماری قوم اگر ظلم و ستم کا خاتمہ چاہتی ہے اور عدل وانصاف کی خواہاں ہے تو اُسے تاریخ کے سب سے بڑے عدل وانصاف کے علمبردار حسین ابن علیؑ کی پیروی کرنی چاہیے اور اُن کی یاد سے اپنے دلوں کو معنویت اور روحانیت بخشنی چاہیے۔ امام حسین علیہ السلام کی یاد میں منعقد ہونے والی مجالس عزاء ایک ایسی درسگاہ ہیں جن میں شرکت کرنے والے زن و مرد اور پیر وجوان حریت پسندی، عدل وانصاف اور حق و باطل میں تشخیص کا ایسا سبق حاصل کرلیتے ہیں جس کے بعد اُن کی سیاسی واجتماعی بصیرت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

لہٰذا پاکستان کے حکمرانوں کو ملک میں عدل وانصاف قائم کرنے کے لئے حسینی اُصولوں کو معیار بنانا چاہیے اور ایسا اس وقت ممکن ہے جب حکمرانوں اور عوام کے اندر کربلا کے واقعہ میں موجود اعلی انسانی، اخلاقی اور سیاسی اصولوں کی نسبت گہری معرفت وی بصیرت پائی جائے۔ لہٰذا کربلا کی یاد منانے کا اہتمام فقط شیعہ مسلک کے پیروکاروں پر نہ چھوڑا جائے بلکہ سرکاری سطح پر کربلا کے واقعہ میں پوشیدہ اعلی اصولوں کو اجاگر کرنے کے لئے کانفرنسز اور مطالعات کا اہتمام ہونا چاہیے۔ یقینا اس سے پاکستان کو مختلف بحرانوں سے نکالنے میں مدد ملے گی۔ پاکستانی قوم کا سب سے بڑا بحران خود شناسی کا بحران ہے۔ گزشتہ حکمرانوں نے مادی طاقتوں سے وابستگی کی وجہ سے اپنے علاوہ پوری قوم کی خودی اور شناخت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ کیونکہ جس قوم کی شناخت اور ہویت ہی ختم ہو جائے وہ اپنی خودی کھو بیٹھتی ہے۔ یہی وہ خودی تھی جو ایک حقیقی مسلمان کا سب سے بڑا سرمایہ سمجھی جاتی ہے اور جس کا درس شاعر ملت حضرت علامہ اقبالؒ

نے اپنے کلام میں دیا ہے۔ اس خودی اور شناخت کا سب سے بڑا سرچشمہ ''کربلا'' ہے۔ لہٰذا حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی خودی اور قوم کی خودی کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے کربلا شناسی کو ملک میں زندہ کریں تاکہ پاکستانی قوم دنیا کی ہر جابر و مستبد طاقت سے نجات حاصل کرسکے۔

ملک میں ہونے والی ''حسین شناسی'' کی مجالس اور محافل کے لئے راستہ ہموار کرنا پاکستان کے مخلص حکمرانوں کا سب سے بڑا فریضہ ہے اور ایسی مجالس و محافل کو خواہ وہ مسلمانوں کا کوئی بھی مسلک ومذہب منعقد کرتا ہو، انحراف و تحریف سے بچانا ملک کے علمائے دین اور دانشور طبقے کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر یہ مجالس و محافل کربلا شناسی کی درست سمت کی طرف حرکت کرتی ہیں تو پاکستانی قوم کی دین داری بھی محفوظ رہ سکتی ہے اور اجتماعی وسیاسی شعور میں بھی اضافہ ہوسکتا ہے۔ ایسا شعور کہ جس کے بعد کوئی بھی فرد و قوم منحرف نہیں ہوسکتی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم دین شناس خطبا، علما اور دانشوروں کی تحریروں اور تقریروں کو اہمیت دیں اور دین فروش اور تفرقہ باز خطباء اور علماء سے دوری اختیار کریں جو اپنی چند روزہ دنیا کی خاطر اپنے علم کی دکان سجائے لوگوں کے عقائد و نظریات کو خراب کرتے ہیں اور اُمت مسلمہ میں نفاق اور انحرافات کا بیج بو کر دین اسلام سے نفرت پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

ماہ محرم میں نشر ہونے والی تمام تقریروں اور تحریروں کو ایسے تمام عیوب سے پاک ہونا چاہیے جو دین اسلام کی تحریف، تاریخ اسلام میں انحراف اور مسلمانوں میں نفاق پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ یہ ملک کی وزارت مذہبی اُمور اور وزارت داخلہ اور اطلاعات ونشریات کی ذمہ داری ہے کہ وہ کربلا کی حقیقی تعلیمات میں تحریفات ایجاد کرنے والے عناصر پر کڑی نظر رکھیں اور انہیں کربلا کی یاد کے بہانے اور عنوان کے تحت لادینی نظریات پھیلانے سے روکیں۔ نور معرفت کا یہ شمارہ بھی ہمیشہ کی طرح ہر قسم کی مسلکی ومذہبی عناد سے پاک تحریروں پر مشتمل ہے اور قرآن واہل بیت اطہار علیہم السلام کی تعلیمات کی ترجمانی کرنے والے چند مقالات قارئین کی خدمت میں پیش کررہا ہے۔ اس شمارے کی تیاری میں ہمارے ساتھ تعاون کرنے والے تمام اہل قلم کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں اور اسی طرح اس شمارے کو اشاعت کے مرحلے تک پہنچانے والے کارکنوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اجر عظیم کے خواہاں ہیں۔ ہمیشہ کی طرح قارئین سے بھی اس شمارے کے بارے میں مفید اور مثبت آراء کے منتظر ہیں۔

****